5 ستمبر 2012ء

بینک ایس ایم ایز کوفروغ دیں: ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ڈپٹی گورنر قاضی عبدالمقتدر نے بینکوں پر زور دیا ہے کہ وہ بینکاری کے محتاط طریقوں کو اپناتے ہوئے اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز (SMEs) کوفروغ دیں۔

انہوں نے آج کراچی کے مقامی ہوٹل میں چھٹی ایس ایم ای بینکنگ کانفرنس میں ''معاشی استحکام کے لیے ایس ایم ایز کا استعمال'' (Engaging the SMEs to Stabilize Economy) کے موضوع پر اپنے کلیدی خطاب میں کہا'' میں مالی صنعت پر زور دیتا ہوں کہ وہ روایتی طور پر منافع بخش اور نسبتاً محفوظ شعبوں کو قرضہ جاری کرنے کا رجحان ترک کرکے بینکاری کے محتاط طریقے اپناتے ہوئے ایس ایم ایز کوفروغ دے''۔

جناب عبدالمقتدر نے کہا کہ بینکوں کو ایس ایم ایز کے حوالے سے روایتی سوچ ترک کرنے کی ضرورت ہے، اس کے لیے انہیں بینکوں کو قرضے کی قدر پیمائی (evaluation) کے موزوں طریقے تیار اور نافذ کرنے کی ضرورت ہے جو دنیا بھر میں استعمال کیے جارہے ہیں، جیسے کریڈٹ اسکورنگ، کیش فلو اور منصوبے کی بنیاد پر قرضے کا اجرا۔

انہوں نے کہا کہ ایس ایم ایز سے خود مالی اداروں کو بھی فائدہ پہنچے گا کیونکہ وہ نمو پا کر بڑی کارپوریشنوں میں ڈھل سکتے ہیں جس سے بینکوں کے لیے بزنس کے مواقع میں اضافہ ہوگا۔ بینکوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ صنعتِ بینکاری کا استحکام بنیادی معیشت کے استحکام میں پوشیدہ ہے۔

اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر نے کہا کہ اس بات کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں کہ ایس ایم ایز کے فروغ سے ملازمتوں کے جتنے مواقع پیدا ہوتے ہیں اتنے مواقع بڑی فرموں کی نمو سے پیدا نہیں ہوتے، وجہ یہ ہے کہ ایس ایم ایز میں محنت کشوں (مزدوروں) کی کھپت زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی جی ڈی پی میں ایس ایم ای شعبے کا حصہ 30 فیصد ہے، غیر زرعی افرادی قوت کا 70 فیصد سے زائد ایس ایم ایز میں کام کررہا ہے، مصنوعات سازی میں 35 فیصد ویلیو ایڈیشن اسی شعبے سے ہوتی ہے، اور یہی 25 فیصد برآمدی آمدنی کا ذمہ دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور غربت کے خاتمے کے لیے ایس ایم ای شعبہ بہت سے امکانات کا حامل ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس شعبے کی مخصوص کاروباری حرکیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے 2003ء میں ایس ایم ایز کے لیے خصوصی پروڈنشل ریگولیشنز جاری کیں جن سے بینکوں کو ایس ایم ای فنانسنگ پر توجہ مرکوز کرنے اور اس کے مطابق اپنی کاروباری حکمت عملی مرتب کرنے میں بہت مدد ملی۔ انہوں نے کہا کہ ان پروڈنشل ریگولیشنز کے تحت ضمانت کا حصول بینکوں پر لازم نہیں ہے بلکہ وہ رقوم کی پیداوار کی بنیاد پر قرضہ منظور کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان ضوابط میں مزید بہتری اور استحکام کے لیے شعبے کی طرف سے تجاویز کا ہمیشہ خیر مقدم کیا جائے گا۔

جناب عبدالمقتدر نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کے لیے جاری کردہ کریڈٹ گارنٹی اسکیم بہت کامیاب رہی ہے اور بینکوں کو تفویض کردہ گارنٹی کی حدود میں سے 64 فیصد سے زائد استعمال کی جاچکی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آئی ایف سی کے اشتراک سے بینکوں کی استعداد کاری میں ان کی معاونت کررہا ہے اور اس سلسلے میں حکمت عملی کی تشکیل، پراڈکٹ کی تیاری، رسک مینجمنٹ، ایچ آر کی ترقی اور مارکیٹنگ کے شعبوں پر توجہ مرکوز کی جارہی ہے۔

جناب عبدالمقتدر نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آئی ایف سی (IFC) اور لمس (LUMS) کے اشتراک سے کلسٹر ڈیولپمنٹ سرویز کرا تا رہا ہے، جن سے اسٹیک ہولڈرز، بالخصوص بینکوں کو کلسٹر سے مخصوص پراڈکٹس اور ایس ایم ای بینکاری کی تراشیدہ حکمت عملیوں کے ضمن میں مدد ملے گی۔ اب تک 11 کلسٹرز کا احاطہ کیا جاچکا ہے، جن کے سروے کی تفصیلات اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دیکھی جاسکتی ہیں جبکہ 10 مزید کلسٹرز کا سروے جاری ہے، جو اسٹیک ہولڈرز کے استعمال کے لیے جلد ہی مکمل ہوجائے گا۔

ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک نے اس امر پر زور دیا کہ ایس ایم ایز کی کامیابی میں متعدد کرداروں کو شامل کیا جانا چاہیے۔ مختلف اسٹیک ہولڈرز کی ایک نمایاں تعداد ہے، جسے ایک مربوط انداز میں یکجا کام کرنا ہے تاکہ ایس ایم ایز کی پائیدار نمو کو یقینی بنایا جاسکے، بالخصوص ان کی قرضے تک بآسانی رسائی کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کی جاسکیں۔

ایس ایم ای فنانسنگ کے حوالے سے بینکوں کے کردار پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے جناب عبدالمقتدر نے بتایا کہ ایس ایم ایز کو بینکوں کا قرضہ پچھلے چار سال میں کم ہوا ہے۔ 2007ء میں 437 ارب روپے قرض دیا گیا تھا جو جون 2012ء میں کم ہوکر 248 ارب روپے ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کمی کی وجہ سے بینکوں کے مجموعی قرضوں میں ایس ایم ای کے قرضوں کا تناسب بھی 2007ء میں 16 فیصد سے گر کر 2012ء میں 8 فیصد رہ گیا ہے۔

☆☆☆